نوحہ

با وفا با وفا غازیؑ علمدارِ وفا
بازوئے شبیرؑ ہے فاطمہؑ کی ہے دعا

کلِ ایماں ہیں علیؑ کلِ وفا عباسؑ ہے
کربلا کے زائروں کا رہنما عباسؑ ہے
ہے یہی باب الحوائج ہے یہی حاجت روا

باپ قرآنِ شجاعت یہ ہے قرآنِ وفا
باپ ہے ساقیٔ کوثر یہ ہے پیاسوں کی دعا
آج تک قبضے میں اس کے ہیں فرات و علقمہ

ہے رگوں میں خوں ابو طالبؑ کا اس کے موجزن
بو ترابی خون ہے کیونکر نہ ہو باطل شکن
توڑ ڈالا اس جری نے خیبر کرب و بلا

آس ، ڈھارس ، دستگیری ، خادم شبیرؑ بھی
کربلا والوں کا سقہ کربلا جاگیر بھی
اِس کے پرچم کی ہوا ہے صورتِ خاکِ شفا

ہو گئے بازو قلم اور خون میں ڈوبا علم
ہٹ سکے نہ علقمہ سے پھر بھی غازیؑ کے قدم
تربتِ عباسؑ پر پہرے پہ ہے دریا کھڑا

غیض میں آ جائے تو سمجھو قیامت آ گئی
ضبط کا عالم یہ ہے شانِ امامت آ گئی
نام یہ عباسؑ کا عباسؑ زینبؑ نے رکھا

ہر عزاخانے کی زینت آج بھی اس کا علم
کربلا ہو شام ہو مکہ ، مدینہ یا ارم
اِس کا پرچم چوم کر کہتی ہے دنیا میں ہوا

نوکِ نیزا پر رُکے سر کس طرح عباسؑ کا
بے رِدا زینبؑ کو دیکھے یہ شہنشاہِ وفا
اس لئے نوکِ سناں پر سر نہ غازیؑ کا رُکا

ہائے وہ بالی سکینہؑ اور طمانچوں کے نشاں
کان زخمی تشنہ لب اہلِ ستم کے درمیاں
ہاتھ کانوں پر رکھے کہتی رہی میرے چچا

دیکھ لو ریحانؔ اور رضوان غازیؑ کا بھرم
کھا نہیں سکتا ہے کوئی آج بھی جھوٹی قسم
آج تک قائم ہے سقائے حرم کا دبدبہ